شدید بحران نے بری طرح متاثر کیا ہے۔ اسی وجہ سے ابھی ہمارے کئی اہداف ادھورے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ویب پیج قائم کرنے کے ہم انتظار میں ہیں۔ مالی بحران کی وجہ سے ماہنامہ الحق اپنے سال کے پہلے مجلہ کا آغاز دو شماروں کے یکجا کرنے سے کر رہا ہے۔ ہماری ان حضرات سے خصوصی درخواست ہے جن حضرات کو ماہنامہ الحق گذشتہ کئی عشروں اور کئی سالوں سے اعزازی جاری ہے کہ وہ اس کے باقاعدہ خریدار بنیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی اس کے لئے کام کریں۔ نیز اشتہارات کی صورت میں بھی اپنے اس محبوب جریدے کی معاونت فرمائیں۔ ماہنامہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ کو حکومت اور حکمرانوں پر جائز تنقید کی پاداش میں گذشتہ کئی عشروں سے اشتہارات اور تمام سہولیات سے محروم کیا گیا ہے۔ امید ہے آپ حضرات خصوصی طور پر دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق کو اپنی توجہات میں یاد رکھینگے تاکہ علم و رشد کی یہ شمعیں تادیر ظلم و جہل کے خلاف فروزاں رہیں۔

شریعت بل کی قومی اسمبلی سے منظوری ایک مستحسن اقدام مگر....

الحمدللہ مقام شکر و امتنان ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت کے ساتھ شریعت بل کو منظور کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گذشتہ دنوں قومی اسمبلی میں اسے بھاری اکثریت سے منظور کیا گیا۔ اس کی بعض متنازعہ دفعات کو حکومت نے اپوزیشن کی مخالفت کے بعد واپس لے لیا ہے۔ تاہم اس بل کی اصل اہمیت اپنی جگہ پر مسلم اور قائم ہے۔ کہ قرآن وسنت ملک کا سپریم لا ہوگا۔ یہ بل اب ایوان بالا سینٹ آف پاکستان میں پہنچ چکا ہے۔ اور حکومت کو نوے (۹۰) دنوں کے اندر اسے سینٹ سے پاس کرانا ہوگا۔ لیکن سینٹ میں حکومت کو شریعت بل کے پاس کرانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ کیونکہ سینٹ میں اکثر ممبران پیپلز پارٹی اور دیگر لادین جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان سے حکومت کا شریعت بل کی حمایت حاصل کرنا بعید از قیاس لگتا ہے۔ کیونکہ قومی اسمبلی میں انھی لادینی اور لاوطنی جماعتوں نے شریعت بل کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ اس کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ اس جرم میں ان کی اسمبلی کی رکنیت ختم کردی جاتی۔ لیکن جمہوریت کے نام سے یہاں ہر چیز "جائز" ہے۔ یہاں قابل افسوس اور باعث عار ان دینی جماعتوں کا رویہ بھی ہے جنہوں نے پارلیمنٹ میں شریعت بل کے پاس کرانے میں اپنا ووٹ نہیں دیا نہ ہی اس کی حمایت کی۔ جہاں تک لادین جماعتوں کا شریعت بل کی مخالفت کا تعلق ہے تو ہماری سمجھ میں آتی ہے کیونکہ یہ ان جماعتوں کے منشور کا بنیادی حصہ ہے۔ لیکن دین ومذہب کے نام سے سیاست کرنے والی جماعتوں کی مخالفت

ہماری اور قوم کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ نوازشریف اور مسلم لیگ کے ساتھ ہماری جماعت کے ہزاروں اختلافات ہیں لیکن جب انہوں نے شریعت بل اور اسلام کی بات درمیان میں پیش کی تو ہم نے پہلے دن سے ہی اس کی حمایت کی (اگرچہ ارباب اقتدار نفاذاسلام سے مخلص ہیں یا نہیں یا صرف اپنے طول اقتدار اور یا آئندہ متوقع اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کے لیے یہ بل پیش کیا گیا ہے) اس لیے کہ ہم گذشتہ پچاس برسوں سے نفاذشریعت کیلئے پارلیمنٹ اور باہر جدوجہد کررہے ہیں۔ اور ہماری سیاست کا دارومدار نفاذشریعت ہی ہے۔ اور پھر بحیثیت مسلمان اور مذہبی پارٹی کے ناطے اس کی بے جا مخالفت سے عوام پر بھی غلط اثر پڑتا کہ شریعت کے نام لیوا وقت آنے پر پیچھے رہ گئے۔

ع یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

اور ہم شریعت بل کی مخالفت میں واجپائی، اجمل خٹک، بےنظیر بھٹو، قادیانی جماعت اور اقلیتی پارٹیوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوئے بلکہ شریعت بل کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے کیلئے کئی مفید تجاویز اس سلسلہ میں حکومت کو پیش کیں اور نہ ہی ہم نوازشریف کے شریعت بل کے اعلان پر اسکی حمایت میں خوشامدیوں کی صف میں کھڑے ہوئے جیسا کہ سینٹر ساجد میر اور اس قبیلہ کے دوسرے علماء جو حق نمک ادا کررہے ہیں کہ جنہوں نے جوش جذبات میں آکر "امیرالمؤمنین" کے پاکیزہ نام سے نوازشریف کو پکارا۔ ہمیں نوازشریف کے قول، فعل، عمل اور ماضی میں اس کی دوستی کا خوب تجربہ رہا ہے۔ اس سے پہلے جمعیت العلماء اسلام کے رہنماؤں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ نے شریعت بل کو سینٹ آف پاکستان سے سات سال کی طویل جدوجہد کے بعد منظور کرایا تھا لیکن ایک بڑی عالمی سازش کے تحت ایک دن قبل قومی اسمبلی توڑ دی گئی تاکہ جے یو آئی کا شریعت بل اسمبلی میں پیش نہ ہوسکے۔ لیکن ہمیں کریڈٹ سے سروکار نہیں بلکہ جو بھی نفاذشریعت کیلئے عملی قدم اٹھائے گا تو ہم دس قدم اس کا ساتھ دینگے۔ ہمیں مخالفت برائے مخالفت کی سیاست نہیں آتی۔ ہم یہاں پر سینٹ آف پاکستان سے بھی بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنی سابقہ روایات کو زندہ کرتے ہوئے شریعت بل کو سینٹ سے بھاری اکثریت سے منظور کرائے۔ ہم اپوزیشن سے بھی یہی مطالبہ دہراتے ہیں کہ وہ اس بل کی حمایت کرے اور نوازشریف کو اس بل سے بھاگنے کا موقع فراہم نہ کرے۔ اگر حکومت سینٹ سے یہ بل پاس نہیں کراسکتی تو پھر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلواکر یہ بل منظور کرایا جائے۔ منظوری کے بعد شریعت بل محض ایک کاغذ کا پلندہ نہ ہو بلکہ حقیقی معنی میں اس کا نفاذ زندگی کے ہر شعبہ میں

ہونا چاہئیے ۔ اگر نوازشریف نفاذ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو سب سے پہلے جمعہ کی چھٹی بحال کریں ۔ اس کے ساتھ سودی نظام سے ملک کو پاک کریں اور عدالت سے وہ رٹ واپس لیں جو حکومت نے سودی نظام کے خاتمہ کی خلاف دائر کی ہے اور یہاں پر مشاہد حسین ، شیخ رشید اور عابدہ حسین برانڈ اسلام نافذ نہ کریں بلکہ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ پاکستان میں طالبان کے نافذ کردہ قرآن وسنت پر مبنی حقیقی اسلامی قوانین نافذ کریں ۔ حکمرانوں کو شریعت مطہرہ میں اپنی مرضی کی تراش خراش نہیں کرنی چاہئیے اس کے ساتھ ہی حکومت فوراً قبائلی علاقہ جات میں نفاذ اسلام کو ایک آرڈی نینس کی صورت میں نافذ العمل کرے ۔ اس کیلئے انہیں سنٹ اور پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں ۔ دینی جماعتیں اب نوازشریف کو اس عذرلنگ کا موقع نہیں دینگی کہ وہ سینٹ میں شریعت بل کو منظور نہیں کراسکتے یہ بل اب انہیں ہر طریقے اور ہر حربے سے سینٹ سے منظور کرانا ہوگا چاہے اس کے لئے اسے اقتدار کی قربانی بھی دینی پڑجائے ۔ اگر یہ بل نوازشریف سینٹ سے پاس نہ کراسکے تو پھر اس منافقت اور فراڈ پر نہ تو پاکستان کے غیور دینی جذبہ سے سرشار عوام نوازشریف کو معاف کرینگے اور نہ ہی خدا کے حضور اسکی معافی قابل قبول ہوگی ۔

افغانستان پر ایران ، روس ، امریکہ کی متوقع جارحیت

پاکستان ، افغانستان کے پڑوسی ملک ایران نے افغانستان کی سرحدات کے ساتھ دولاکھ اسی ہزار افواج جمع کردی ہیں اور جنگی مشقوں کی آڑ میں تحریک طالبان پر دباؤ ڈال رہا ہے ۔ ان مشقوں اور جارحیت کے ذریعہ ایران کئی امور پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے ۔ (۱) طالبان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور عظمت کو کم کرنا (۲) طالبان کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں اور فتوحات کو روکنا (۳) طالبان کے مخالفین قوتوں کو اندرون ملک سنبھالنا دینا اور ان کو طالبان کے خلاف بغاوت پر اکسانا (۴) افغانستان میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ایرانی فوجی اور اسلحہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانا (۵) پاکستان کو عالمی اور سیاسی سطح پر بدنام کرنا ۔ اس کے علاوہ اور کئی عوامل ہیں جن کی بنا پر ایران افغانستان کی خلاف ننگی جارحیت کرنے پر تلا ہوا ہے ۔ ایران کے حالیہ جارحانہ کردار سے اس کے اسلامی انقلاب کا چہرہ اور برہم سب کے سامنے آشکارا ہوگیا ہے ۔ صرف ذاتی مفادات اور مسلکی تعصب کی بناء پر اپنے دو پڑوسی ممالک کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہونا بلکہ بغض طالبان میں امریکہ جسے ایران شیطان بزرگ کہتا ہے اور برطانیہ اور شاطن رسول سلمان رشدی کے ساتھ بھی ہاتھ ملاتا ہے ۔ ان اقدامات کے بعد